اسلام میں توحید کا نظریہ اور انسانی زندگی میں اس کی اہمیت کی وضاحت کریں۔

تعارف:-

اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے اس کے بغیر اسلام کا تصور ممکن نہیں ہے ~~اسلام کی~~ توحید کا عقیدہ مسلمانوں کی زندگی میں اہمیت کا حامل ہے اس سے مسلمان اللہ کے ایک ہونے پر ایمان رکھتا ہے اور اسکے علاوہ کسی کا تصور بھی ذہن میں نہیں لاتا۔

توحید کے لغوی معنی اکیلا ایک واحد جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد اللہ کو ایک ماننا اور اسکا شریک کسی کو نہ ٹھہرانا۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قل ھو اللہ احد ۔ اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہو کفوًا احد۔

ترجمہ دیکھیے کہ اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں نہ اسکا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے

اسی طرح پہلا کلمہ میں انسان گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

لا الہ الا اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

مومن کی نشانی یہی ہے کہ وہ اللہ کو ایک جانتا اور مانتا ہے اور اللہ کا شریک کسی کو نہیں ٹھہراتا

اسلام پہ ایمان لانا لانے کی پہلی شرط یہی ہے کہ اللہ ایک ہے وہ لاثانی ہے نہ اسکو اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اس جہان میں جو کچھ بھی ہے اسی کا دیا ہوا۔ نہ اسکے علاوہ کوئی بارش برسا سکتا ہے اور نہ اسکے علاوہ کوئی رات کو دن اور دن کو رات میں بدل سکتا ہے۔

إن الشرك لظلم عظيم

شرک بہت بڑا ظلم ہے

مومن کا ایمان ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے اور اللہ کو کسی کا شریک نہیں ٹھہراتا کیونکہ اس دنیا میں ایمان والوں کیلئے کتنی نشانیاں ہیں اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا کا نظام اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مسخر کر دیا اور پھر اسمیں ہمارے رہنے کا انتظام کر دیا اور پھر سورج، چاند، ستارے، زمین، آسمان ہمارے لیے بنایا لیکن غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس نظام یعنی کو کوئی چلا رہا ہے لیکن وہ کون ہے وہی خدا ہے جو اس نظام یعنی اس زندگی کے نظام کو چلا رہا ہے۔

اگر کوئی اللہ کے بارے میں پوچھتا ہے کہ یہ کوئی ایسا کام جو صرف اللہ کر سکتا ہے وہ کوئی نہیں کر سکتا اس بارے میں امام شافعی کی مثال رقم طراز ہے ان سے کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک شہتوت کا پتہ ہے اگر وہ کیڑا کھائے تو ریشم میں بدل جاتا پھر اگر جانور کھائے تو مینگنی میں بدل جاتا ہے اور اگر مکھی کھائے تو شہد میں بدل جاتا ہے۔

انسانی زندگی میں توحید کی اہمیت

عقیدہ توحید کے بغیر نامکمل ہے۔ انسان کا میں۔ اگر اس دنیا میں اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے نعوذ باللہ تو اس دنیا کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ اس کا ایمان توحید کے عقیدے کے بغیر پورا ہو ہی نہیں سکتا۔ جیسے انسانی زندگی میں انسان پانی ~~~~ ہوا اور خوراک کے بغیر نہیں رہ سکتا اسکے بغیر مر جائے گا اسی طرح ایک مسلمان اور

مومن کا عقیدہ توحید کے عقیدہ کے بغیر مکمل نہیں
ہے جیسے انسان کا یعنی مومن کا خاص کر
مسلمان کا ایک اللہ پر ایمان رکھنا ضروری ہے
یہی مسلمان کے عقیدہ کی بنیاد ہے۔

جیسے ایک انسان کو زندہ رہنے کیلئے آکسیجن
کی ضرورت ہوتی ہے ویسے ایک مسلمان کے عقیدہ
کو مکمل کرنے کیلئے عقیدہ توحید پر ایمان
لانا ضروری ہے۔ ایک مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان
تب تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ عقیدہ توحید
کو نہ مانے جیسے آکسیجن انسان کے زندہ
رہنے کیلئے ضروری ہے ویسے ہی ایک مسلمان کیلئے
عقیدہ توحید ضروری ہے۔

اگر مسلمانوں کی زندگیوں میں عقیدہ توحید نہ
ہو تو وہ مسلمان ہونے کے زمرے میں نہیں آتے۔
پھر انسان شرک کی طرف چلا جاتا ہے اور جب
ایک انسان شرک کی طرف جاتا ہے تو وہ ذلیل
بن جاتا ہے اور وہ انسان وہ وسائل وہ جو چیزیں
جو اللہ نے انسان کیلئے بنائی ہیں وہ ان
سے ڈرتا ہے جبکہ عقیدہ توحید کا ماننے والا
ایک اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور جب
کبھی اسے کوئی مسائل پیش آئے تو وہ اللہ سے
صبر اور نماز کے ذریعے
مدد طلب کرتا ہے

ایاک نعبد و ایاک نستعین
یا اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ
سے مدد طلب کرتے ہیں۔

نتیجہ:- پس ثابت ہوا کہ عقیدہ توحید
کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتا عقیدہ
توحید ہماری زندگیوں میں اسطرح اہمیت
... وہ لوگ شرک کی زندگی
... ر رکھتے جیسے اور ہر حکومت طاقت کا استعمال

رکھتا ہے جیسے انسان کے زندہ رہنے کیلئے پانی اور آکسیجن ضروری ہے۔

اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول اور خصوصیات لکھیں۔ یہ اصول جدید سیاسی نظام کو درپیش عصری مشکلات کا حل کیسے فراہم کر سکتے ہیں؟

اسلامی سیاسی نظام:-

ایک طرف رعایا ہوتی ہے جو جیسے ادھر حکمران ہوتے ہیں۔ اور رعایا حکم مانتی ہے اسطرح ریاست رعایا پر حکمرانی کرتی ہے اور ایک سیاسی نظام قائم ہوتا ہے۔

خلافت کے دور میں بھی خلیفہ رہے ہیں اور خلیفہ خلفاء نے اسلامی ریاست قائم کی اسمیں حاکمیت کا تصور ہے وہ صرف اللہ سبحان وتعالیٰ کو حاصل تھا۔ خلیفہ رعایا دونوں پر ذمہ داریاں عائد تھیں۔ خلیفہ اسلامی ریاست میں رعایا کی بنیادی ضروریات پوری کرتے تھے۔ اسلامی سیاسی نظام میں ریاست۔ رعایا کا ہونا ضروری ہے۔ ریاست ایک ایسا ادارہ ہوتا ہے جسمیں رعایا کو بنیادی ضروریات مہیا کی جاتی ہیں۔ اور رعایا پر بھی اپنی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

اسلامی سیاسی نظام کے اصول اور خصوصیات:-

اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اعلیٰ اللہ کو حاصل ہے اللہ بزرگ و برتر ہے۔ اسکے بعد ریاست آتی ہے جو عوام/رعایا کا خیال رکھتی ہے انکے مسائل حل کرتی ہے اور اسطرح رعایا ٹیکس زکوٰۃ ادا کرتی تھی۔ یا ٹیکس دیتی ہے جس سے غریبوں کی مدد کی جاتی ہے۔

Day:

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ
ان کے مال میں غریبوں
کا حصہ ہے۔
حضرت عمرؓ نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف
اعلانِ جنگ کا اعلان کیا۔ ریاست رعایا کی جان کو
تحفظ فراہم کرتی ہے۔
اسلامی ریاست میں خلیفہ بھیس بدل کر ان کو
گلیوں میں گھوما کرتے تاکہ لوگوں کے حالات معلوم
کرتے تاکہ کوئی بھوکا نہ سوئے لوگوں کے حالات معلوم
کرکے انہیں کھانے کی بنیادی ضروریات فراہم کرتے تھے۔
حضرت عمرؓ نے فرمایا
اگر فرات کے کنارے کوئی کتا
بھی بھوکا مر گیا تو اس کا مجھ سے حساب لیا جائے گا۔
جیسے حکمران / خلیفہ رعایا کا تحفظ بھی کرتے
اور انہیں ساری ضروریات فراہم کرتے اسی طرح رعایا
کی ذمہ داری تھی کہ زکوٰۃ ادا کریں اور ٹیکس دیں۔
قرآن پاک میں کئی مرتبہ زکوٰۃ ادا کرنے کا
ذکر آیا ہے۔ اس سے معاشرے میں خوشحالی
آتی ہے اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے ریاست عوام سے
ٹیکس لے کر عوام کے اوپر خرچ کرتی رہے تاکہ
ملک ترقی کر سکے۔ اور خلیفہ اور رعایا کو اللہ کا
ڈر ہوتا ہے کہ قیامت کے دن ان سے اس ذمہ
داری کا حساب لیا جائے گا۔

جدید سیاسی نظام کو درپیش عصری
مشکلات :-

جدید سیاسی نظام میں ریاست کے
پاس ریسورز نہیں ہیں عوام سے ٹیکس
جمع نہیں کر پا رہے جس سے ملک کو ~~[illegible]~~ غربت
کی طرف جا رہا ہے۔ اس سیاسی نظام میں ریاست
کا فرض ہے کہ رعایا کو بنیادی ضروریات فراہم کرے
لیکن ~~[illegible]~~ دس لاکھ لوگ غربت کی زندگی
گزار رہے ہیں۔ اور ہر حکومت طاقت کا استعمال

کر کے رعایا کے حقوق کا استحصال کر رہی ہے
رعایا میں چند لوگ ہی ٹیکس ادا کرتے ہیں۔
اور چند ہی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اسلامی ملک ہونے
کے باوجود اسلامی سیاسی نظام کے اصولوں پر نہ
چلنے کی وجہ سے ملک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں
ہے۔ ریاست جب ٹیکس جمع کرنے میں ناکام
رہتی ہے تو لوگ غربت میں زندگی گزارتے ہیں
ریاست عوام پر خرچ نہیں کرتی اور اس طرح غریب
غریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور امیر امیر تر
دولت ایک ہی ہاتھوں میں گھوم رہی ہے۔

جدید سیاسی نظام کو درپیش عصری مشکلات کا حل:-

6 اسلامی نظام سیاست قائم کیا جائے
حاکمیت اعلیٰ اللہ کو سونپی جائے تاکہ ریاست اور
رعایا دونوں کو پتہ ہو کہ اللہ کے آگے قیامت کے
دن ان سے ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں سوال
کیا جائے گا۔ عوام کو چاہیئے کہ ٹیکس ادا کرے
اور جو امیر ہیں وہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کریں
تاکہ لوگوں میں محبت پیدا ہو۔ ریاست کو چاہیئے
کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو مانتے ہوئے عوام کی
بنیادی ضروریات کا خیال رکھے انہیں تحفظ فراہم کرے
اور ٹیکس جمع کرے۔ پہلے کوئی کمیٹی بنائے جو
عوام سے ٹیکس لے اور ٹیکس نہ دینے والوں کے
خلاف اعلان جنگ کرے اسلامی اصول کے
مطابق سیاست کا نظام قائم کرے اور اپنی
طاقت کا استعمال نہ کرے۔ یہ تب ہی ممکن ہے
جب اس میں یہ عقیدہ ہو گا کہ حاکمیت صرف
اللہ کے پاس ہے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ اور جب ان لوگوں کو اعلیٰ مرتبہ پر
فائز کیا جاتا ہے تو وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

7

Date: Day:

نتیجہ:-

اسلامی نظام سیاست میں ریاست اور رعایا پر کئی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ دونوں کو اپنی ذمہ داریاں بخوبی سنبھالنی چاہیئے اور حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہونے کا یقین رکھنا چاہیئے۔ اگر آج کی جدید سیاسی نظام کے مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ اسلامی سلطانی سیاسی اصولوں کی روشنی میں عمل کر کے ہی ممکن ہے جیسا کہ انصاف دے کر اور عوام کو تحفظ اور ضروریات بنیادی فراہم کر کے۔ اس سے معاشرہ ترقی کرے گا۔

سوال نمبر ۳:- اسلامی شریعت کے ماخذ کی مختلف اقسام اور ضرورتوں کی وضاحت کریں یہ عصری دنیا کے مسائل کو حل کرنے میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔

اسلامی شریعت کے ماخذ:-

اسلامی شریعت کے مختلف ماخذ میں اجماع اور اجتہاد ایک ماخذ ہے۔ اجتہاد سے مراد ہے کوشش کرنا اصطلاح میں اس سے مراد اللہ کی بنائی ہوئی کتاب قرآن اور سنت سے احکام معلوم کرنے کی کوشش کرنا۔

اجتہاد کی ضرورت:- آج کل کے دور میں مختلف قسم کے مسائل نئے نئے جنم لے رہے ہیں۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی تعلیمات قرآن و سنت سے ہماری رہنمائی کی وجہ سے کسی مسئلہ کا حل اگر قرآن و سنت سے واضح نہیں ہے تو اس کا حل بھی قرآن و سنت سے ہی حاصل کیا جائے۔ تو اس میں علماء قرآن و سنت کی روشنی میں کسی مسئلہ کا حل احکام کی روشنی میں ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

8

Date: ____________ Day: ____________

اکیسویں صدی کے مسائل آج کل بہت جدید ہیں
ان کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں حل کرنے کیلئے
اجتہاد کرنا ضروری ہے۔ اس سے نئے مسائل کو حل
کیا جا سکتا ہے لیکن اس میں تقریباً الشریف
میں علماء کا متفق ہونا ضروری ہے

Scanned with CamScanner